حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف
حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کے
سو واقعات
قبر مبارک حضرت فاطمۃ الزہرا
مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف
حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
کے
سو واقعات
مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/120

ملنے کا پتہ..........

انتساب:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج

امہات المومنین رضی اللہ عنہن

کے نام

قرآن کی روز و شب تلاوت زبان پر
قرآن کی آیتیں ہیں ثناء خوانِ فاطمہ
ہم کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
مومن ہیں زیر سایہ دامانِ فاطمہ
آگے نبی ہیں پیچھے علی ساتھ دونوں لعل
دیکھو مباہلے میں ہے کیا شانِ فاطمہ

فہرست

O.....O.....O

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے رحمت دوللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں پر دو جہانوں کے لئے رحمت ہیں وہاں اس رحمت کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے پر بھی ظاہر ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام گھرانہ بھی رحمت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور اس کے بیٹے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی ہیں اور ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تربیت چونکہ کاشانہ نبوت میں ہوئی اس لئے اپنی عادات و اطوار اور فضائل و مناقب میں بے مثل تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے زیادہ کسی کو عادات و اطوار اور چال ڈھال میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی شیرِ خدا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے سردارانِ نوجوانِ جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم تولد ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی ہر مسلمان عورت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جس خوش اسلوبی سے گھریلو امور انجام دیئے اور جس طریقے سے بچوں کی پرورش کی اور جن نامساعد حالات میں اپنے شوہر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا وہ تاریخ میں ایک سنہری باب ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا اسم مبارک ''فاطمہ'' اور لقب ''زہرا'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے انبوی میں تولد ہوئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی تنہائی پسند تھیں یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی کھیل کود میں شامل نہ ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا، اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما ہو جاتیں اور ان سے مختلف فقہی مسائل دریافت کرتی رہتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ابھی صرف دس برس ہی تھی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو والدہ ماجدہ سے بے حد لگاؤ تھا اور یہی وجہ تھی کہ ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا غمگین رہنے لگ گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کی تمام تر ذمہ داری ان کے سپرد کر دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبلیغ اسلام کی سخت محنت اور مشرکین کی تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد گھر تشریف لاتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتیں۔ حضور نبی کریم

ﷺ فرماتے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! گھبراؤ نہیں اللہ تمہارے باپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ بوقت نکاح حضرت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکیس برس تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ایک حصہ ہے اور جس نے اسے ناراض کیا گویا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت صابر وشاکر تھیں۔ اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے کہ اس سے سر کو ڈھانکتیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتیں تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین بیٹے حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین اور حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہم اور تین بیٹیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم، حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہن تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے قریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ۲۸ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔

قصہ نمبر ۱

نام کی وجہ تسمیہ

میں سرِ منبر جو کرتا ہوں ثنائے فاطمہ
اس کا مطلب ہے کہ شامل ہے رضائے فاطمہ
کر دیا یہ اعلان اللہ کی یکتائی نے
فاطمہ جیسا نہیں کوئی سوائے فاطمہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اسم مبارک ''فاطمہ'' ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے اسم مبارک کے معانی چھڑانے والی، آتش جہنم سے نجات دلانے والی کے بیان کئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کے محبوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمایا ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ

عزوجل نے اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ کی آگ سے جدا کر دیا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو بروزِ قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔"

O.........O.........O

قصہ نمبر ۲

جنت کی خوشبو

روایات میں آتا ہے کہ جس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں تھیں تو انہیں جنت کی خوشبو آتی تھی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور پھر جس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کا ماتھا چومنے کے بعد فرمایا۔

"مجھے اس کے سر سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳

لقب ''زہرا'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مشہور لقب ''زہرا'' ہے جس کے معانی کلی یعنی انتہائی خوبصورت کے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب ''زہرا'' کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ نہایت حسین وجمیل تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو ''زہرا'' کے نام سے پکارا جانے لگا۔

مفسرین کرام کی ایک جماعت کا قول ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی طرح حیض ونفاس سے پاک تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو ''زہرا'' کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ حیض ونفاس سے پاک تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا سے کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی تھی اور جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے بچہ کی ولادت ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہا فوراً ہی پاک ہوجاتی تھیں۔

○...○...○

قصه نمبر ٤

لقب ''بتول'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' بھی ہے جس کے معانی قطع تعلقی کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا اور آرائش دنیا سے بے پرواہ تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا ''بتول'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب ''بتول'' کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اور آپ رضی اللہ عنہا ہر وقت یادِ خداوندی میں مشغول رہتی تھیں اسی لئے ''بتول'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۵

لقب "طاہرہ" کی وجہ تسمیہ

طیبہ ، طاہرہ ، سیّدہ ، زہرا
جانِ احمد پہ لاکھوں درود و سلام

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ایک معروف لقب "طاہرہ" ہے۔

طاہرہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ طاہرہ کا لقب آپ رضی اللہ عنہا کی ظاہری و باطنی پاکبازی اور طہارت کی وجہ سے دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہا اپنے اس لقب سے بھی مشہور ہوئیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب "طاہرہ" کے معانی پاکباز خاتون کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پاکدامن ہیں اور اللہ عزوجل نے ان کی اولاد پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے۔"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بطور دایہ موجود تھی اور میں نے کوئی خون

جو بوقت ولادت ہوا کرتا ہے وہ نہ دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تم نہیں جانتی کہ میری بیٹی طاہرہ مطہرہ ہے اسے حیض کا خون بھی جاری نہیں ہوتا۔"

ملکہ شرم و حیاء کو دیکھنا تو دور ہے
مل نہیں سکتے کہیں پر نقش پائے فاطمہ

O...O...O

قصہ نمبر ۶

لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' ہے جس کے معانی تمام جہان کی عورتوں کے سردار ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔''

بخاری کی روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔''

قصہ نمبر ۷

مسلمان لڑکیوں کا بہترین لباس

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو لے کر اس شادی کی تقریب میں چلی گئیں جہاں دیگر بچیوں کو شوخ و قیمتی لباس پہنے دیکھ کر جب ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سادہ سی بیٹی کو دیکھا تو اداس ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اگرچہ اس وقت کم سن تھیں مگر آپ رضی اللہ عنہا نے والدہ سے کہا۔

"آپ رضی اللہ عنہا ہرگز پریشان نہ ہوں میں نے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو بہترین لباس تقویٰ اور ان کا زیور شرم و حیاء ہے۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب بیٹی کی بات سنی تو بے اختیار گلے لگا لیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۸

سانحہ وصال حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ابھی دس برس ہی تھی کہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا والدہ کی شفقت سے محروم ہو گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ اس وقت اپنے ہر دلعزیز چچا حضرت ابوطالب کے وصال پر غمگین تھے اپنی غمگسار بیوی کی جدائی بھی ان کے لئے ایک بڑا امتحان تھی۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سپردِ خاک کرنے کے بعد گھر واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ بابا! میری ماں کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا۔

”بیٹی! تمہاری ماں اس وقت جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے محل میں موجود ہیں۔“

○......○......○

قصہ نمبر ۹

بیٹی غمزدہ نہ ہو

حضور نبی کریم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد مشرکین مکہ کے ظلم وستم سہہ رہے تھے۔ مشرکین مکہ کے ظلم وستم روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ایسے موقعوں پر بے حد پریشان ہو جاتی تھیں اور ہمہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد بزرگوار کی یہ کیفیت دیکھتیں تو آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ، آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیتے اور فرماتے۔

"بیٹی! تم غمزدہ نہ ہوا کرو اللہ عزوجل تمہارے باپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔"

حاکم کی روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے شفقت سے پوچھا۔

"بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! میں کیوں نہ روؤں مشرکین قریش کا ایک گروہ حجر اسود کے پاس لات وعزیٰ ومنات کی قسمیں کھا رہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی شہید کر دیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے

آپ ﷺ کے مقدس خون سے اپنا حصہ پہچانا نہ ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''میری بچی! تم میرے پاس وضو کا برتن لاؤ۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پکارے یہ رہے، پھر ان کے سر جھک گئے اور ان کی ٹھوڑیاں ساقط ہو گئیں اور اپنی آنکھوں کو اٹھا بھی نہ سکے۔ آپ ﷺ نے ایک مٹھی میں خاک لے کر ان پر ماری اور فرمایا چہرے بگڑ گئے۔ پھر جس جس شخص کو اس میں سے کوئی کنکری لگی وہ بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوا۔

قصہ نمبر ۱۰

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے اونٹ کی اوجھڑی کو دور کرنا

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اس وقت وہاں بے شمار مشرکین موجود تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ سجدہ میں گئے تو عقبہ بن معیط نے حضور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک سے اونٹ کی اوجھڑی کو گرا دیا اور عقبہ کے لئے بددعا فرمائی۔

○.....○.....○

قصہ نمبر ۱۱

ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے دورانِ نماز ابوجہل نے کہا کوئی ہے جو فلاں قبیلے کے ذبح کیے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور بچہ دانی لا کر حضور نبی کریم ﷺ کے کندھوں پر حالت سجدہ میں رکھ دے؟ پھر وہ غلیظ چیزیں لا کر اس وقت جب حضور نبی کریم ﷺ سجدہ میں گئے تو کندھوں کے درمیان رکھ دی گئیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ اس غلاظت کے بوجھ کی وجہ سے کافی دیر تک سجدہ میں رہے اور اس دوران مشرکین ہنستے رہے یہاں تک کہ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت کم سن تھیں تشریف لائیں اور ان مشرکین کو برا بھلا کہتے ہوئے وہ غلاظت اپنے ہاتھوں سے ہٹانے لگیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو مشرکین کی اس حرکت نے شدید صدمہ پہنچایا آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا مانگی۔

"اے اللہ! تو قریش کو اپنی گرفت میں لے۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کا نام لے کر دعا مانگی۔

"اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سب کی لاشیں معرکہ بدر کے موقع پر خاک آلود ہوتی دیکھیں، پھر ان سب کی لاشوں کو انتہائی ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا۔

"ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔"

قصہ نمبر ۱۲

ابو جہل کے منہ پر تھپڑ مارنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن ابو جہل نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ننھے چہرے پر تھپڑ مارا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''تم ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور اسے جا کر ساری بات بتاؤ۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئیں اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے آپ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا اور ابو جہل کے پاس پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہا سے وہاں جا کر فرمایا جس طرح اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر ویسے ہی تھپڑ مارو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابو جہل کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور واپس آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔

''اے اللہ! ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو نہ بھلانا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کا اسلام قبول کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی دعا کا نتیجہ ہے۔

قصہ نمبر ۱۲

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا

روایات میں آتا ہے جب مشرکین مکہ کے ظلم و ستم حد سے تجاوز کر گئے تو ۱۳ نبوی میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت ایمان لائے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اس وقت آپ حضرات کے گھر والے جو اسلام قبول کر چکے تھے وہ مکہ مکرمہ میں ہی موجود تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ منورہ پہنچیں۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی جگہ ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں پانچ سو درہم اور دو اعلیٰ نسل کے اونٹ بھی دیئے تاکہ وہ بخیر و عافیت واپس مدینہ منورہ پہنچ سکیں۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہم علیحدہ ہو گئے اور حضرت

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اپنے اہل خانہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ جن میں ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ شامل تھیں اور اپنی زوجہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی دونوں صاحبزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ کا قیام حضور نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہوا۔ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تیرہ برس تھی اور آپ رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۴

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہی جواب دیا۔

"میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔"

ایک دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم محو گفتگو تھے اور گفتگو کا موضوع تھا کہ ہم سمیت بے شمار شرفاء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن ہم میں سے کسی کو اس بارے میں مثبت جواب نہیں ملا ایک علی (رضی اللہ عنہ) رہ گئے ہیں مگر وہ اپنی تنگدستی کی وجہ سے خاموش ہیں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کر سکیں چنانچہ یہ حضرات اسی وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو انہیں پتہ چلا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت ایک دوست کے باغ کو پانی دینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب یہ حضرات اس جگہ پہنچیں تو ان حضرات نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قائل کیا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ان کی صاحبزادی کا رشتہ مانگیں انہیں یقین ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کی جانثاری اور شرافت کی بناء پر انہیں اپنی دختر نیک اختر کا رشتہ دے دیں گے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان اکابر صحابہ کی تحریک پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا۔

''تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک گھوڑا اور ایک زرہ موجود ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''تم جاؤ اور اپنی زرہ فروخت کر دو اور اس سے جو رقم ملے وہ لے کر میرے پاس آ جانا۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زرہ لی اور مدینہ منورہ کے بازار میں چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ لے کر بازار میں کھڑے تھے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہاں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ یہاں اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے کھڑے ہیں چنانچہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ چار سو درہم میں خرید لی اور پھر وہ زرہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تحفۃً دے دی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر تمام ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کے گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ ایثار

دیکھ کر ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور زرہ کی رقم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے ضروری اشیاء خرید فرمائیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب تمام اشیاء خرید کر لے آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھایا۔

ابن سعد کی روایت میں ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا گیا۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ترغیب دلائی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی فرمایا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو اس کے اہل حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک دن حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دورانِ گفتگو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام معززین نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام نہیں بھیجا شاید انہوں نے ایسا غربت کی وجہ سے کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔ پھر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا کہ ان کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اور اگر ان کا ارادہ ہو تو ہم سب مل کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح پر راضی ہوں اور اگر وہ تنگدستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا:

”اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی توفیق دے۔“

پھر سب حضرات مل کر مسجد نبوی سے نکلے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ایک انصاری کے باغ کی جانب جا نکلے جہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باغ میں بطورِ اجرت اونٹوں کے لئے پانی نکالنے میں مصروف تھے۔ تینوں حضرات نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حال احوال دریافت کیا۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے علی (رضی اللہ عنہ)! معززین قریش نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر انہیں لوٹا دیا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیک عادات و اطوار کا مالک پاتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو کس نے اس بات سے روکا اور مجھے امید ہے اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔"

راوی کہتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے کام پر آمادہ کیا جو رکا ہوا تھا اور مجھے ایسے کام کی جانب متوجہ کیا جس سے میں غافل تھا، اللہ کی قسم! مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی پسند ہیں اور ایسے رشتہ کے لئے کوئی مجھ جیسا نہیں مگر غربت نے مجھے اس کام سے روک رکھا ہے۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہ کہو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ اڑتے غبار کی مانند ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کی ترغیب پر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب بھی نہ دیا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''دروازہ کھول دو وہ ہے جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔''

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس کا ذکر کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارا ہے؟''

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں تیزی سے اٹھی اور جب میں نے دروازہ کھولا تو وہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ پھر جب تک میں اوٹ میں نہ ہو گئی وہ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور کوئی بات کرنے کی بجائے زمین کریدنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! کچھ کام تھا تم بلا جھجک بتاؤ تمہاری حاجت پوری ہوگی؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے چچا ابوطالب اور چچی فاطمہ

رضی اللہ عنہا بنت اسد سے لیا اور اس وقت میں ناسمجھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب کا قرینہ سکھایا، مجھے نیک بنایا، مجھ پر میرے ماں باپ سے زیادہ شفقت فرمائی اور اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے شرک سے محفوظ رکھا جس میں میرے والدین مبتلا تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے میری پشت پناہی فرمائے اور میرا بھی ایک گھر ہو، بیوی ہو جس سے میں سکون حاصل کروں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کرتا ہوں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا جو اس وقت خوشی و مسرت سے دمک رہا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا پیغام سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کیفیت طاری ہوگئی جو نزولِ وحی کے وقت ہوتی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی مطلع کیا ہے کہ میں اپنی لاڈلی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔"

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تمام مہاجرین و انصار میں منادی کروا دو کہ وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائیں چنانچہ مہاجرین و انصار کی ایک کثیر تعداد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دختر نیک اختر

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''علی (رضی اللہ عنہ) نے تم سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا اس متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رخصتی غزوہ بدر کے بعد یعنی نکاح کے قریباً سات یا آٹھ ماہ بعد ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ تمام مہاجرین و انصار کو اپنے ولیمہ میں شرکت کی دعوت دیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دعوتِ ولیمہ میں چھوہارے اور گوشت سے کھانا تیار کروایا گیا اور اس دعوتِ ولیمہ سے بہترین دعوتِ ولیمہ کوئی نہ تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بعد حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور اپنی دخترِ نیک اختر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہاری شادی خاندان کے سب سے بہتر شخص سے کی ہے۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دونوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

''الٰہی! ان دونوں میں محبت پیدا فرمانا اور انہیں ان کی اولاد کی

برکت عطا فرمانا اور ان کو خوش نصیب بنانا' ان پر اپنی رحمتیں

نازل فرمانا اور ان کی اولاد کو ترقی اور پاکیزگی عطا فرمانا۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائیں تو اس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں بستر کی جگہ ریت بچھائی گئی تھی اور کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ موجود تھا۔ گھر میں ایک گھڑا پانی کا تھا اور ایک برتن جس سے پانی پیا جا سکے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں تم اپنے اہل کے قریب نہ جانا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا میرا بھائی کہاں ہے؟ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بھائی اور آپ ﷺ کی بیٹی کے شوہر ادھر ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور پھر اس پر کچھ پڑھنے کے بعد وہ پانی پہلے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا کہ وہ اسے پی لیں اور سینہ پر مل لیں پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیا کہ وہ بھی اسے پی لیں اور سینہ پر مل لیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اپنے اہل کو سنبھالو پھر دونوں کو دعا دیتے ہوئے آپ ﷺ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

قصہ نمبر ۱۵

بہترین شخص کے ساتھ نکاح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے میرا نکاح اس شخص کے ساتھ کر دیا جس کے پاس نہ مال ہے نہ گھر؟ اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو مسلمانوں میں علم وفضل کے لحاظ سے سب سے دانا اور بہترین ہے۔''

حاکم کی روایت میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو از روئے اسلام اولین مسلمانوں میں سے ہے اور علم کے اعتبار سے دانا ہے جبکہ تم امت کی عورتوں میں بہترین ہو جس طرح حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم میں تھیں۔''

قصہ نمبر ١٦

سیّدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا جہیز

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی چادر خمیل بھی دی۔

امام نسائی کی حدیث میں ہے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تین چیزیں دیں۔ اوّل سیاہ رنگ کی ایک چادر، دوم ایک مشک اور سوم ایک تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو رخصت کیا تو ان کو ایک خمیل عطا کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ خمیل کیا ہے تو فرمایا چادر اور ایک چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم ﷺ نے جو جہیز دیا اس کی تفصیل یہ ہے۔

١۔ چادر ایک عدد

٢۔ چکی ایک عدد

۳۔	سادہ کپڑوں کا بستر	ایک عدد
۴۔	کھجور کے پتوں کی چٹائی	ایک عدد
۵۔	گلاس	چار عدد
۶۔	مٹی کے گھڑے	دو عدد
۷۔	تانبے کا لوٹا	ایک عدد
۸۔	کپڑوں کے جوڑے	ایک عدد
۹۔	اعلیٰ کپڑے کی قمیص	ایک عدد
۱۰۔	چاندی کے بازوبند	دو عدد
۱۱۔	موٹے کپڑے کے تکیے	چار عدد

قصہ نمبر ۱۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے کچھ فاصلہ پر واقع تھا چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی لاڈلی صاحبزادی سے بے پناہ محبت تھی اس لئے ایک دن فرمایا۔

"بیٹا! میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے نزدیک بلوا لوں۔"

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

"بابا جان! حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے کئی مکانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان کے قرب و جوار میں موجود ہوں اگر ان سے کہا جائے تو وہ کوئی مکان خالی کر دیں گے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"حارثہ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے بھی مہاجرین کو اپنے بہت سے مکانات دیئے ہیں اس لئے اس سے کہتے ہوئے عجیب لگتا ہے۔"

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس واقعہ کے بعد خاموش ہو گئیں۔ کچھ روز بعد جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کو اس بات کا علم ہوا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان سے متصل اپنا ایک مکان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، میری تمام چیزیں آپ ﷺ ہی کی ملکیت ہیں آپ ﷺ انہیں جیسے چاہیں استعمال میں لا سکتے ہیں میرے نزدیک آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے ہر شے سے مقدم ہیں۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اپنے اہل خانہ سمیت اس مکان میں منتقل ہو جاؤ۔

○...○...○

قصہ نمبر ۱۸

گھر کے تمام کام خود کرتی تھیں

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نہایت ہی صابر و شاکر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کا انداز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہا ان کی زندگی کا بہترین نمونہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ چکی پیستے پیستے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں کئی مرتبہ چھالے پڑ جاتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دیتیں' کپڑے دھوتیں اور اس کے علاوہ رضائے الٰہی کے لئے پنج وقتہ نمازوں کی پابندی اور تسبیحات کے لئے بھی وقت نکالتی تھیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھریلو حالات چونکہ اتنے اچھے نہ تھے اس لئے اکثر و بیشتر گھر میں فاقہ ہوتا۔ اگر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہیں مزدوری مل جاتی تو گھر میں کھانے کا انتظام ہو جاتا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بے جا فرمائشیں نہ کیں اور نہ ہی کبھی ان سے کسی چیز کے نہ ہونے کا شکوہ کیا۔

قصہ نمبر ۱۹

آخرت کو دنیا پر ترجیح دی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور میں بھی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر پہنچ کر فرمایا۔

''السلام علیکم میری بیٹی! میرے ہمراہ ایک شخص بھی ہے کیا ہم اندر آ جائیں؟''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ بابا جان! اس وقت میرے بدن پر ایک پرانی قمیص کے سوا کچھ نہیں اور اس قمیص سے سارا بدن نہیں ڈھانپا جا سکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر انہیں پکڑا دی جس سے انہوں نے اپنا بدن ڈھانپ لیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے کر گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بابا جان! کل سے فاقہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی کی بات سن تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

''بیٹی! میں نے خود تین دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ میں اللہ کا

محبوب اور رسول ہوں اور تمہاری نسبت اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوں۔ بیٹی! میں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور فقر وفاقہ اختیار کیا ہے۔"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا۔

"تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میں نے تمہارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو دنیا وآخرت میں سردار ہے، تم اپنے شوہر کے ساتھ صبر وشکر سے رہو۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۲۰

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ فتوحات کے زمانہ میں بے شمار غلام اور لونڈیاں بطور مالِ غنیمت آئیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جا کر گھریلو کام کاج کے لئے کوئی لونڈی مانگ لیں تا کہ گھریلو کام کاج میں ان کی مدد ہو سکے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں تو آپ ﷺ گھر موجود نہ تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خاطر تواضع کی اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا مدعا بیان کیا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے آنے پر ان سے بات کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر واپس تشریف لے گئیں اور پھر جب حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی اور ان کا مدعا بیان کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت فوراً آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"بیٹی! میں تمہیں فی الحال کوئی لونڈی یا غلام نہیں دے سکتا

کیونکہ ابھی مجھے اصحابِ صفہ کی خورد ونوش کا بندوبست کرنا ہے اور میں ان لوگوں کو کیسے بھول جاؤں جنہوں نے دین اسلام کی خدمت کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا تا کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ میں تمہیں آج ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت ہزار ہا درجے بہتر ہے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتایئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"تم رات کو سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت کئی گنا بہتر ہوگا۔"

قصہ نمبر ۲۱

دنیا کی تکلیف کا خاتمہ صبر سے کرو

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپؓ نے اونٹ کی کھال کا لباس پہن رکھا ہے اور اس میں بھی بے شمار پیوند لگے ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپؓ کا یہ لباس دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

''بیٹی! تم دنیا کی تکلیف کا خاتمہ صبر سے کرو اور آخرت کی دائمی خوشیوں کی منتظر رہو اللہ عزوجل تمہیں نیک اجر عطا فرمائے گا۔''

○.....○.....○

قصہ نمبر ۲۲

بے مثال صبر

ایک مرتبہ دوپہر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ گھر سے نکلے۔ آپ ﷺ اس وقت فاقے سے تھے۔ راستہ میں آپ ﷺ کی ملاقات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے ہوئی وہ دونوں حضرات بھی فاقے سے تھے۔ آپ ﷺ اپنے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے باغ میں چلے گئے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ اور بکری ذبح کر کے اس کے گوشت کے کباب پیش کیے گئے۔ جب دسترخوان بچھ گیا تو آپ ﷺ نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا۔

”یہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بھجوا دو وہ کئی دن سے فاقہ سے ہیں۔“

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۳

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کبھی پریشان نہ کیا

روایات میں آتا ہے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کھانے کو مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گھر میں آج تیسرا دن فاقہ سے ہے اور کھانے کو ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے میرے بابا نے بوقت رخصتی نصیحت کی تھی کہ میں کبھی سوال کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو پریشان نہ کروں یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہ کہا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۲۴

تین دن کا فاقہ

ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مسجد نبوی ﷺ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں اور جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تین دن کے فاقہ کے بعد تھوڑے سے جو لائے تھے جنہیں پیس کر میں نے روٹی بنائی۔ جب میں روٹی بچوں کو کھلانے لگی تو خیال آیا کہ آپ ﷺ کو بھی تھوڑی سی روٹی دے دوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے روٹی تناول کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے میری بیٹی! میں چار روز سے فاقہ سے ہوں اور چار روز بعد یہ روٹی کا پہلا ٹکڑا ہے جو میرے منہ میں پہنچا ہے۔"

قصہ نمبر ۲۵

فرائض میں غفلت نہ برتی تھیں

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا شدید بیمار میں مبتلا تھیں۔ بخار کی وجہ سے انہیں نیند بھی نہ آ رہی تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساری رات جاگتے رہے۔ پچھلے پہر جب آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھ لگی تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی سو گئے۔ جب اذانِ فجر کے وقت حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اٹھ کر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہا بھی نماز کے لئے اٹھیں اور نماز کی ادائیگی کے بعد حسب معمول چکی پیسنا شروع کر دی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ رضی اللہ عنہا کو چکی پیستے دیکھ کر کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں خود پر رحم نہیں آتا تم شدید بیمار ہو اور چکی پیس رہی ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا کہ میں اپنے فرائض کی ادائیگی سے کبھی غفلت نہ برتوں گی یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ مجھے میرے والد بزرگوار نے اللہ عزوجل کی عبادت اور آپ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۲۶

تم سے زیادہ اپنے بیٹے پر مہربان ہوں

روایات میں آتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک صبح نماز کے لئے دیر سے پہنچے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرا اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت آٹا پیس رہی تھیں اور بچہ پاس رو رہا تھا میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہا چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو بچہ کو سنبھال لیتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اپنے بیٹے پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور میرے دیر سے آنے کا سبب یہی ہے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۲۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زوجین کے مابین صلح کروانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملنے ان کے گھر گئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جس پر وہ غصہ میں چلے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں بھیجا۔ اس شخص نے آ کر بتایا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اس جگہ تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور جسم مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پہلو سے مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے اے ابوتراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر لائے اور دونوں میاں بیوی کے مابین صلح کروائی۔

حضرت حبیب بن ابوثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ

الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بستر بچھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلو کے بل لیٹ گئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھ گئے پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھ گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ناف پر رکھا اور دونوں کے مابین صلح کروا دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو چہرے پر حزن و ملال کی کیفیت تھی اب جب باہر تشریف لائے تو چہرے پر مسرت کے آثار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو میں نے ان دونوں کے مابین صلح کروائی ہے جو مجھے بہت پیارے ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۸

میاں بیوی میں اختلاف ہو جاتا ہے

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مابین کچھ ناراضگی ہوگئی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے خاموشی سے آ گئے اور ایک جگہ چھپ کر کھڑے ہو گئے تاکہ دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میری بات غور سے سنو وہ کون سے میاں بیوی ہیں جن کے درمیان اختلاف رائے پیدا نہیں ہوتا اور وہ کون سا شوہر ہے جس کی بیوی اس کی خواہش پوری نہ کرے اور وہ خاموش رہے؟“

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت خاموشی سے سن رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد ارادہ کر لیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گا جو خاتونِ جنت کے مزاج کے خلاف ہو۔

قصہ نمبر ۲۹

قرآن مجید کی تلاوت سن کر رقت طاری ہوگئی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام سے بھیجا میں جب حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اس وقت سو رہے تھے اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید کے الفاظ سن کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی جو کافی دیر تک طاری رہی۔

○...○...○

قصہ نمبر ۳۰

ملائکہ گھر کے کام کرتے تھے

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے منقول ہے فرماتی ہیں ایک مرتبہ رمضان کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب موسم شدید گرم تھا میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ بند اور چکی چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میں نے اندر جھانک کر دیکھا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو زمین پر سویا پایا۔ چکی خود بخود چل رہی تھی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا گہوارا خود بخود ہل رہا تھا۔ میں یہ منظر دیکھ کر نہایت حیران ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر تمام ماجرا گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اس شدید گرمی میں میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) روزہ رکھے ہوئے ہے اللہ عزوجل نے اس پر نیند غالب کر دی اور اس کے لئے گرمی کو ختم کر دیا اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے تمام کام سرانجام دیں۔"

○...○...○

قصہ نمبر ۳۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا دینا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کھانا پکاتے وقت بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بوقت نماز ہمارے گھر کے آگے سے گزرتے تو گھر سے چکی کے چلنے کی آواز سن کر فرماتے۔

''اے اللہ! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو ریاضت وقناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اسے فقر کی حالت میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۳۲

سائل کی مدد کرنا

نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک قمیص دی تھی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد ایک سائل حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر آیا اور صدا لگائی۔

''اے نبی کے گھر والو! میں محتاج ہوں مجھے کچھ عطا کیا جائے۔''

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ اپنی پرانی قمیص اس کو دے دوں پھر خیال آیا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ تم اس وقت تک فلاح نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی وہ شے راہِ خدا میں نہ دو جو تمہیں بہت عزیز ہو پس آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی وہ قمیص جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہیز میں دی تھی لا کر اس سائل کو دے دی۔

○......○......○

قصہ نمبر ۳۲

اپنا کھانا سائل کو دے دیا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں کھانا ایک وقت کے بعد میسر آیا۔ میں، بھائی حسین (رضی اللہ عنہ) اور والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھانا کھا چکے اور والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کھانا تناول فرمانے لگیں تو ایک سائل نے دروازے پر آ کر صدا لگائی۔

"اے رسول اللہ کی صاحبزادی! تم پر سلام ہو میں دو وقت سے بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا دو۔"

والدہ ماجدہ نے جب اس سائل کی صدا سنی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا کھانا مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

"جاؤ یہ کھانا اس سائل کو دے آؤ میں نے ایک وقت کا کھانا نہیں کھایا جبکہ وہ دو وقت کا بھوکا ہے۔"

O---O---O

قصہ نمبر ۲۷

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بنی سلیم کا ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ ﷺ جادوگر ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کی بات سنی تو آگے بڑھ کر اس کی گستاخی کا جواب دینے کا ارادہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے روک دیا اور اس شخص کو آخرت کے عذاب کے بارے میں بتایا آپ ﷺ کی پرتاثیر باتیں سن کر اس شخص نے معافی مانگی اور آپ ﷺ کے دست حق پر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس شخص کی بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

”اسے قرآن مجید کی چند آیات سکھاؤ اور قرآن مجید کے احکامات سے آگاہ کر دو۔“

جب وہ شخص قرآن مجید کی آیات اور احکامات سیکھ چکا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”تمہارے پاس کس قدر مال ہے؟“

اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! بنی سلیم میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

''تم میں سے کون اسے اونٹ خرید کر دے گا؟ جو اسے اونٹ دے گا اللہ عزوجل اس کو بہترین جزا عطا فرمائیں گے۔''

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک اونٹنی ہے وہ میں اسے دیتا ہوں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''کون ہے جو اس کا سر ڈھانپے گا؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی دستار مبارک اتار کر اس کے سر پر رکھ دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کے لئے کھانے کا انتظام کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مسجد نبوی ﷺ کے اطراف میں موجود چند گھروں سے کھانے کے بارے میں دریافت کیا لیکن کچھ نہ ملا۔ آپ رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور تمام واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گوش گزار کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تمام واقعہ سن کر آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا:

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے والد کو نبی برحق بنا کر بھیجا، ہمارے گھر میں کئی روز سے فاقہ ہے لیکن چونکہ اب تم میرے در پر آئے ہو اس لئے میں تمہیں واپس نہیں بھیجوں گی تم میری یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کی چادر ہے اسے رکھ لے اور کچھ قرض دے دے۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ چادر لے کر شمعون کے پاس پہنچے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پیغام اسے سنا دیا۔ شمعون نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی چادر دیکھی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ کہنے لگا۔

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی قسم! یہ وہی نیک پاکباز لوگ ہیں جن کی خبر اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی۔ میں صدقِ دل سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے والد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔''

یہ کہہ کر شمعون نے کلمہ طیبہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ پھر اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی چادر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو واپس دی اور کچھ جو بھی عطا کر دیئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ جو لے کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے شمعون کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ان جو کو پیس کر روٹی تیار کر کے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بھی فاقہ ہے آپ رضی اللہ عنہا کچھ روٹی اپنے اور بچوں کے لئے رکھ لیجئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! یہ کھانا اللہ عزوجل کی راہ میں دے دیا ہے اس لئے اب اس میں سے ہمارے لئے لینا درست نہیں۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ کھانا لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اور تمام ماجرا گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا بنی سلیم کے اس نومسلم کو عطا فرمایا اور اپنی دخترِ نیک اختر کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب اپنی بیٹی کے چہرہ کو دیکھا تو وہاں فاقہ اور نقاہت کی وجہ سے زردی چھائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ انور آسمان کی جانب اٹھایا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں یوں دعائے خیر فرمائی۔

"الٰہی! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔"

رنگ باغ بہار رسالت ہیں فاطمہ
سرچشمہ ریاضِ ولایت ہیں فاطمہ
امید گاہ حشر و قیامت ہیں فاطمہ
دنیا میں وجہ آیت رحمت ہیں فاطمہ

○...○...○

قصہ نمبر ۳۵

نذر کے روزے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردارانِ نوجوان اہل جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ ان کی صحت کے لئے نذر مان لیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ جب میرے دونوں بیٹے صحت یاب ہوں گے تو میں اور میری زوجہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تین روزے رکھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو صحت کاملہ نصیب ہوئی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے تین روزے رکھے۔ جب پہلا روزہ رکھا تو افطار کے وقت گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرض لیا اور تھوڑے سے جو لا کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیے جنہیں پیس کر انہوں نے آٹا تیار کیا۔ جب شام کو افطار کے وقت کھانا تیار ہوا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا، حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم دسترخوان پر افطار

کے لئے تشریف فرما ہوئے تو دروازے پر کسی سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں مسکین ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم یہ کھانا اس مسکین کو دے دیتے ہیں اور پھر وہ سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا گیا اور گھر والے فاقہ سے رہے۔ اگلے روز بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کا وقت ہوا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا۔ جب سب گھر والے دسترخوان پر افطار کے لئے بیٹھے تو اس دوران ایک سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں یتیم ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اس یتیم کو دے دیں ہم پانی پی کر روزہ افطار کر لیں گے۔ تیسرے دن بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دسترخوان بچھایا تو دروازے پر ایک سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں غلام ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اسے دے دیں۔ حضرت سیّدنا

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا اس غلام کو دے دیا اور یوں ایک مرتبہ پھر سب گھر والوں نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی صحت یابی کے لئے مانی گئی نذر کے تین روزے پورے ہو چکے تھے اور تین دن کے فاقہ نے انہیں انتہائی کمزور کر دیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ملنے کے لئے آئے اور اپنے اہل وعیال کو اس حال میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صبر کی تلقین کی۔ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور بعد سلام عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اس فعل کو بے حد پسند کیا اور اللہ عزوجل ان کے حق میں فرماتا ہے۔

"وہ جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور غلام کو اور کہتے ہیں ہم یہ سب خاص اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں اور بدلہ میں شکر طلب نہیں کرتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایسے دن کا خوف ہے جو بے حد سخت ہے اور اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں تازگی و شادمانی عطا فرمائی اور ان کے صبر پر ان کے لئے جنت کی بشارت دی اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے، وہ جنت میں تخت پر تکیہ لگائے ہوں گے اور وہاں نہ دھوپ کی ہو نہ سردی اور درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے گچھے ان کے لئے جھکا

دیئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور کوزے ہوں گے
جو شیشہ کی مثل ہوں گے، کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے
انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا اور اس میں انہیں جام پلائے
جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی اور وہ ادرک کیا ہے؟ جنت
میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اس کے گرد خدمت
گار پھریں گے ہمیشہ رہنے والے جنہیں آپ دیکھیں گے تو
موتی بکھرے ہوئے سمجھیں گے اور جب اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائیں
گے تو سکون پائیں گے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہے،
کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور انہیں چاندی کے کنگن
پہنائیں جائیں گے اور ان کے رب کی جانب سے انہیں پاکیزہ
شراب پلائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا انعام
ہے اور تمہاری محنت قبول ہوئی۔" (سورۃ الدھر)

O---O---O

قصہ نمبر ۳۶

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے

حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے بہترین چیز کون سی ہے؟ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھ سمیت خاموش ہو گئے۔ گھر آ کر میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے یہی سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا۔

''عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی مرد کو نہ دیکھیں اور نہ ہی کوئی مرد ان کو دیکھ سکے۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فوراً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا جواب پیش کیا اور کہا کہ مجھے یہ جواب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۳۷

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پردہ

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نابینا صحابی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان سے پردہ کر لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان سے پردہ کیوں کر لیا یہ تو نابینا ہیں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

"بابا جان! وہ نابینا ہیں جبکہ مجھے نظر آتا ہے۔"

O......O......O

قصہ نمبر ۳۸

نورِ فاطمہ رضی اللہ عنہا

نزہۃ المجالس میں منقول ہے جب ابوالبشر حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ علیہ السلام میں تفویض کیا گیا تو آپ علیہ السلام کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ آپ علیہ السلام کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب تھا پس جب حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق کیا گیا تو وہ بھی بے پناہ حسن کی مالک تھیں۔ جس وقت دونوں جنت میں تھے تو ایک روز پھرتے ہوئے ان کے درمیان یہ موضوع زیر بحث آیا کہ اللہ عزوجل نے ہم سے زیادہ کسی کو حسین پیدا نہیں فرمایا۔ ابھی دونوں کے درمیان یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق انہیں لے کر جنت کے ایک محل میں چلے گئے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا۔ اس محل کے اندر زمرد کے پایوں والا ایک سنہری تخت بچھا ہوا تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے سر مبارک پر سونے کا تاج تھا اور جسم مبارک سے نور کی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں۔

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے جب یہ سراپا دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ الٰہی! یہ کون ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ یہ لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی! اس کا شوہر کون ہوگا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ انہیں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر سے ملوائیں چنانچہ

حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں لے کر ایک اور دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ جب اس دروازے کو کھولا گیا تو سونے کے ایک تخت پر ایک خوبصورت نورانی چہرے والا نوجوان تشریف فرما تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب ہیں اور ان کا نکاح حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اس مبارک جوڑے کو دعا دی اور وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنی گفتگو، اپنی چال اور اپنے حسنِ خلق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھیں۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی نشست سے کھڑے ہونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے تشریف لاتی تھیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشست سے کھڑے ہو جاتے اور انہیں پیار و محبت سے اپنے ساتھ بٹھاتے اور ان کی نہایت عزت و توقیر کرتے تھے۔

O---O---O

قصہ نمبر ۴۱

لباسِ فاخرہ

شواہد النبوۃ میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ مہاجرین و انصار کی کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہوئیں تو انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ وہ بھی ان کے اس اجتماع میں شامل ہوں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس اس اجتماع میں جانے کے لئے مناسب لباس نہ تھا اس لئے آپ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''بیٹی! تم جاؤ دوسروں کو مایوس کرنا اچھا نہیں اور ہمارا طریقہ ہے کہ ہم دوسروں کو ناامید نہیں کرتے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اس اجتماع میں شامل ہو گئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس اجتماع سے لوٹیں تو چہرہ پر تاسف کے آثار تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا اور اس اجتماع میں شامل ایک عورت کو بلوا بھیجا۔ جب وہ عورت تشریف لائی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس اجتماع کی بابت دریافت کیا تو اس عورت نے بتایا کہ اس اجتماع میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لباس سب سے زیادہ فاخرہ تھا اور ہم تمام عورتیں ان کے لباس پر رشک کر رہی تھیں۔

جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے اپنے عمدہ کپڑے نظر کیوں نہ آئے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”تمہارا لباس یہی تھا لیکن وہ تمہارے جسم سے لگنے کی وجہ سے ان تمام عورتوں کے لباسوں سے عمدہ تھا۔“

○......○......○

قصہ نمبر ۴۲

جنتی لباس

نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ جب حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سلام کہتا ہے اور اللہ عزوجل نے سندس اخضر جو کہ جنتی عورتوں کا خاص لباس ہے وہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے بھیجا ہے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل کا سلام اور تحفہ پہنچایا۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب وہ لباس زیب تن کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کا نور مشرق ومغرب میں چھا گیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۴۳

دعائے خیر و برکت

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے گھر کے دروازے پر ایک رنگین پردہ لٹکا ہوا ہے اور پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملے تو ان کے ہاتھ میں چاندی کے دو کنگن دیکھے۔ آپ ﷺ بغیر کچھ گفتگو کئے واپس لوٹ آئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا رویہ دیکھا تو بے تحاشا رو پڑیں۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام سے تشریف لائے۔ انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سارا ماجرا انہیں سنایا اور اپنے دونوں کنگن اور دروازے کا پردہ اتار کر انہیں دے دیا اور کہا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا کہ وہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جب وہ چیزیں لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائی اور ان اشیاء کو فروخت کر کے ان کی قیمت اصحابِ صفہ کے خرچ کے لئے وقف کر دی۔

قصہ نمبر ٤٤

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے جنتی جوڑے

سمجھے نہیں جو نبی کو وہ سمجھیں گے کیا انہیں
ہو کم نظر کو کس طرح عرفانِ فاطمہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے آخری روزے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ضد کی کہ ہمیں عید کے لئے نئے کپڑے بنوا دیں۔ گھر میں اس وقت نہایت تنگدستی کا عالم تھا اور نئے کپڑے بنانے بہت مشکل تھے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان کی ضد دیکھتے ہوئے وعدہ کرلیا کہ تم دونوں عید پر نئے کپڑے ہی پہنو گے۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہا ساری رات جاگتیں رہیں اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہیں۔ تہجد کے نوافل ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے کہا۔

''الٰہی! میں تیری کنیز ہوں اور تو میرے وعدے کو پورا فرمانے والا ہے۔ الٰہی! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی جھوٹا وعدہ کیا ہے۔ الٰہی! میں نے اپنے بچوں سے کپڑوں کا جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔''

صبح ہوئی تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے اپنے کپڑے مانگے تو حضرت سیّدہ

فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''میں ابھی لے کر آتی ہوں۔''

اسی وقت اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا اور وہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے لئے جنت کے دو جوڑے لے کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور انہیں پیش کر دیئے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۴۵

حق ہمسائیگی ادا کرنا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا جو دین اسلام کا سخت دشمن تھا۔ اللہ عزّوجل نے اس یہودی کو ہدایت بخشی اور وہ اپنے اہل خانہ سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس یہودی کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس کے خاندان نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ خاندان کی جانب سے بائیکاٹ کرنے کی وجہ سے اس کا کاروبار ختم ہو گیا اور وہ نہایت مفلسی کی زندگی بسر کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد اس کی بیوی انتقال فرما گئی۔ چونکہ اس کے خاندان والوں نے اس کا بائیکاٹ کر رکھا تھا اس لئے اس کے گھر میں اس کی بیوی کی میت پڑی تھی اور کوئی غسل دینے والا نہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جب علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ اس کے گھر گئیں اور حق ہمسائیگی ادا کرتے ہوئے اس کی بیوی کو غسل دے کر کفن پہنایا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۶

بھوک نے کبھی اذیت نہ دی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کوہِ صفا پر حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"اللہ عزوجل نے مجھے زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں نے فقر و فاقہ اختیار کیا ہے اور میں اور میرے اہل بیت اس پر راضی ہیں۔"

چنانچہ ایک روز حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا چہرہ فاقہ کشی کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گردن پر ہاتھ پھیرا اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اس دن کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے چہرہ سے بھوک کے آثار جاتے رہے اور بھوک نے انہیں کبھی اذیت نہ دی۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۷

واقعہ مباہلہ

شواہد النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنا تھا۔ ان عیسائیوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''وہ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور کنواری مریم علیہا السلام کی جانب القا کیے گئے۔''

عیسائی بولے وہ تو (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ عیسائی بولے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا دیکھا جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اگر یہ دلیل ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا کیے گئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو ماں تھیں اور باپ نہ تھے۔''

ان عیسائیوں کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کوئی جواب نہ تھا مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی کی بناء پر جھگڑنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مباہلہ کرلو جو سچا ہوا وہ بچ جائے گا اور جو غلط ہوا وہ برباد ہوگا اور حق و باطل عقائد بھی واضح ہو جائیں گے۔

اللہ عزوجل نے اس موقع پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ نازل فرمائی۔

''یہ آپ سے (عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق) حجت کریں اس سے کہ
آپ کو اس کا علم آچکا (پس) فرما دیجئے ہم بلاتے ہیں اپنے
بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی
جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت
ہو۔''

عیسائی وفد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو کہا ہمیں تین دن کی مہلت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین دن کی مہلت دے دی اور پھر تین دن گزرنے کے بعد وہ عیسائی وفد عمدہ قبائے زیب تن کیے اپنے نامور پادریوں کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے، بائیں ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے فرما رہے تھے جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

عیسائی وفد میں موجود سب سے بڑے پادری نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت کے ہمراہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا۔

''بے شک میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر یہ بارگاہِ الٰہی میں
دعا کریں کہ اے اللہ! ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ
ان پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دے اور تم ان سے ہرگز مباہلہ

نہ کرو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور پھر روئے زمین پر کوئی بھی عیسائی باقی نہ رہے گا۔"

عیسائی وفد نے جب اپنے بڑے پادری کی بات سنی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ہم آپ ﷺ سے مباہلہ نہیں کرتے، آپ ﷺ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں گے۔ پھر ان عیسائیوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا۔

"قسم ہے اللہ عزوجل کی جس کا عذاب ان کے سروں پر تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو یہ بندر اور خنزیر بن جاتے اور ان کے گھر جل کر خاکستر ہو جاتے اور ان کے چرند و پرند سب نیست و نابود ہو جاتے۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۸

سونے کی زنجیر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گلے میں اس وقت سونے کی ایک زنجیر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر حضور نبی کریم ﷺ کو دکھائی اور کہا یہ مجھے ابوالحسن (حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) نے دی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کے ہاتھوں میں جہنم کی زنجیر ہو؟''

یہ فرما کر حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر فروخت کر کے اس کی قیمت سے ایک غلام آزاد کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دوزخ سے نجات عطا فرمائی۔''

○......○......○

قصہ نمبر ۴۹

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی غزوہ میں شمولیت کے لئے یا پھر کسی سفر کی غرض سے نکلتے تو سب سے آخر میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور جب بھی کسی غزوہ یا سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر ہی تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو ان کے ہاتھ چومتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۰

جنتی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنی بخشش کے لئے دعا کرواؤں۔ والدہ محترمہ نے مجھے اجازت دے دی تو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد گھر روانہ ہونے لگے تو میں پیچھے چل پڑا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"تمہیں کیا حاجت ہے؟ تمہیں اور تمہاری ماں کو اللہ بخشے ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل میرے پاس نہیں آیا تھا اس نے اللہ کا سلام مجھے پیش کیا اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنین (رضی اللہ عنہم) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۱

بروزِ حشر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہوں گی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت آرام فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک میں، تو اور یہ سونے والا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سب قیامت میں ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۲

الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے گا وہ جہنم واصل ہوگا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے اور ان جگہوں میں سے چند ایک موت کے وقت، قبر میں حساب و کتاب کے وقت، میزان اور پل صراط کے وقت اور روزِ محشر حساب کے وقت شامل ہیں اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جس شخص سے خوش ہوگی میں اس سے خوش ہوں گا اور اللہ بھی اس سے خوش ہوگا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جس سے ناراض ہوگی اس سے میں بھی ناراض ہوں گا اور اس سے اللہ بھی ناراض ہوگا اور جو شخص ان کے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) اور ان کی اولاد پر ظلم کرے گا اس کے لئے ہلاکت ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۳

ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن اور حسین رضی اللہ عنہم دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کا اجر تقسیم کرو گے۔''

○......○......○

قصہ نمبر ٥٤

تمام جہان کی عورتوں کی سردار

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران بھی تو ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) دنیا و آخرت کے سردار ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۵

اللہ نے اہل بیت سے ناپاکی دور فرمادی

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے ایک صبح حضور نبی کریم ﷺ کو گھر سے باہر جاتے دیکھا اور آپ ﷺ نے اس وقت ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے پس حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمانِ الٰہی کی تلاوت کی۔

> ”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔“

(الاحزاب:۳۳)

قصہ نمبر ٥٦

کھانے میں برکت کا قصہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے فاقہ سے گزاری صبح ہوئی اور میں کھانے کی تلاش میں نکلا تو راستہ میں ایک درہم پڑا ہوا ملا، میں نے اسے اٹھا لیا اور اس سے آٹا اور گوشت خرید کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لا کر دیا۔ انہوں نے آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور جب فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں اگر میرے والد بزرگوار بھی ہوتے تو میں ان کی دعوت کرتی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ اس وقت پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے میں بھوک سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کچھ کھانا ہے آپ ﷺ بھی تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس وقت ہنڈیا جوش مار رہی تھی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس میں سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے بھی نکالو۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے پیالے میں ان کے لئے نکال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے بھی ایک پیالے میں نکال دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے

نکلوایا پھر فرمایا اب اپنے والد اور شوہر کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لئے بھی نکال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب نکالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نکالنے کے بعد ہنڈیا اٹھائی تو وہ ویسے ہی بھری ہوئی تھی پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۷

پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے نڈھال ہیں۔ آپ ﷺ نے جب حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ تین دن سے فاقہ کشی کا عالم ہے اور پھر انہوں نے اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے تین پتھر دکھائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جواباً اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو آپ ﷺ نے چار پتھر باندھ رکھے تھے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مضافات میں چلے گئے اور دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ایک اعرابی پانی نکال رہا ہے، آپ ﷺ نے اسے پیش کش کی کہ اگر میں اسے پانی نکال دوں تو وہ کیا مزدوری دے گا؟ اس اعرابی نے کہا میں آپ ﷺ کو ایک ڈول کے بدلے تین کھجوریں دوں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے کنوئیں سے پانی نکالنا شروع کر دیا اور آٹھ مرتبہ اس کنوئیں سے پانی نکالا اور اس اعرابی نے بدلہ میں چوبیس کھجوریں دیں۔ آپ ﷺ نے جب نویں مرتبہ ڈول اس کنوئیں میں ڈالا تو رسی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئیں میں گر گیا، وہ اعرابی غصہ میں آ گیا اور اس نے وہ چوبیس کھجوریں چھین لیں اور غصہ میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ناراض کیوں ہوتے ہو اور پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کنوئیں میں ڈالا اور وہ ڈول نکال کر اسے دے دیا۔ وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور وہ چوبیس کھجوریں آپ ﷺ کو واپس کر دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ وہ اعرابی چونکہ آپ ﷺ کو جانتا نہ تھا اس لئے اس نے ایسی گستاخی کی پھر جب اسے علم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے تو وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جو اس نے آپ ﷺ کے چہرہ کی جانب بڑھایا تھا اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے خون کو صاف کرتا آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور پھر اسے پتہ چلا آپ ﷺ اس وقت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراؓ کے حجرہ میں موجود ہیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراؓ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کوئی اعرابی آیا ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور اس کے بازو سے خون بھی ٹپک رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور اس اعرابی کو دیکھا جو اپنی غلطی پر نادم ہو رہا تھا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ آپ ﷺ کو دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا وہ ہاتھ کاٹ ڈالا جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دیر کس بات کی کرتے ہو آؤ اور سلامتی والے مذہب کو قبول کر لو۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں کیا میرا ہاتھ بھی لوٹا دیں گے؟ آپ ﷺ نے اسے کلمہ پڑھایا اور اپنا لعاب دہن اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر لگایا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔

قصہ نمبر ۵۸

اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی ہوئی تھی پس اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی اور فرمایا۔

"اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۵۹

حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور پھر میں نے عرض کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے شوہر علی (رضی اللہ عنہ)۔

قصہ نمبر ۶۰

شجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاخ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"میں ایک درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ایک شاخ ہے، علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پریشان ہونا

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس لوٹے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور پھر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے دروازہ پر آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چومنا شروع کر دیا اور رونے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیوں روتی ہو؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

''بابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کا رنگ مشقت کی وجہ سے متغیر ہو چکا ہے اور کپڑے پھٹ چکے ہیں انہیں دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم یوں نہ رو، اللہ عزوجل نے تمہارے باپ کو ایک ایسے کام کے لئے بھیجا کہ روئے زمین پر کوئی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی ادنیٰ سوتی خیمہ بچے گا جس میں اللہ عزوجل کا یہ کام یعنی دین اسلام نہ پہنچا دوں اور یہ دین وہاں پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کی پہنچ ہے۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۶۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ سے خون صاف کرنا

غزوۂ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ جب زخمی ہوئے اور یہ افواہ پھیلی کہ آپ ﷺ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی ان میں شامل تھیں جو شدتِ غم سے نڈھال میدانِ جنگ میں پہنچیں اور جب آپ ﷺ کو دیکھا تو حواس بحال ہوئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا خون آلود چہرہ صاف کرنا شروع کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس کردار کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کے سر مبارک میں کڑیاں پیوست ہو گئیں اور خون جاری ہو گیا جو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اس موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون صاف کیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا خون نہیں رک رہا تو انہوں نے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم میں بھر دی جس سے خون نکلنا بند ہو گیا۔

قصہ نمبر ٦٣

بیش قیمت چادر

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیش قیمت چادر جس میں سونے کے تار تھے بطورِ ہدیہ بھیجی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمالیا اور ارشاد فرمایا یہ چادر میں اسے دوں گا جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا تو ہر ایک کے دل میں اس چادر کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور وہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر کس کو عنایت کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرے توقف کے بعد دریافت کیا علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علی (رضی اللہ عنہ) اس وقت گھر پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا۔ جب بلانے والے نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یاد کر رہے ہیں اور بلانے کا مقصد بھی بتایا۔

راوی کہتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب گھر سے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جاتے ہیں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے اور شاہ نجاشہ کی

جانب سے بطورِ ہدیہ آنے والی بیش قیمت چادر کے عنایت کرنے کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اس بیش قیمت چادر کو لے کر کیا کریں گے؟ جس رب العالمین نے ہمیں یہ بیش قیمت چادر عطا فرمائی ہے ہم وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور ہم اس چادر کو حاجت مندوں، غرباء و مساکین پر خرچ کر دیتے ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بات سنی اور اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے وہ چادر آپ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تم دیگر لوگوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہو۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے وہ چادر لی اور پھر مدینہ منورہ کے مشہور بازار سوق اللیل میں گئے اور اس چادر سے سارا سونا نکلوا کر اسے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے معمولی سی بھی مقدار اپنے لئے نہ رکھی۔ پھر گھر آ کر آپ رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس دن گھر میں فاقہ تھا اور کسی نے کچھ نہ کھایا تھا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٤

روزِ محشر ستر ہزار حوروں کے ساتھ آمد

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"روزِ محشر ندا ہوگی کہ اے میدانِ حشر میں جمع ہونے والو! اپنی نگاہوں کو نیچا کرلو کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آرہی ہے اور پھر آپ رضی اللہ عنہا ستر ہزار حوروں کے ساتھ آئیں گی اور برق کی رفتار سے وہاں سے گزر جائیں گی۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٥

والدہ کی قبر پر حاضری اور قلبی کیفیت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا

۱۰ ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب چالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے۔ حج بیت اللہ کے اس سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی تھے۔

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اور طواف بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مزارِ پاک واقع جنت معلیٰ تشریف لے گئیں۔ ہجرت مدینہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا چونکہ پہلی مرتبہ مکہ مکرمہ تشریف لائی تھیں اور والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئی تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے والہانہ آنسو جاری ہو گئے۔

والدہ کے وصال کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا گو کہ کم سن تھیں مگر پھر بھی آپ رضی اللہ عنہا کو والدہ ماجدہ کا شفقت بھرا انداز یاد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو وہ دن

بھی یاد تھے جب والدہ ماجدہ اور والد بزرگوار نے شعب ابی طالب میں انتہائی مشکل وقت گزارا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا جب والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک سے رخصت ہونے لگیں تو آپ رضی اللہ عنہا کا دل آنسو بہانے کی وجہ سے نرم ہو چکا تھا۔

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دوران جتنے روز بھی مکہ مکرمہ میں رہیں جنت معلیٰ میں اپنی والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک اور اپنے آباؤ اجداد کی قبور پر حاضر ہوتی رہیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۶۶

امت کے گنہگاروں کی بخشش

جامع المعجزات میں منقول ہے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت قبول فرمالی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قدم مبارک جو آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑتا اسے گنتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔

''عثمان رضی اللہ عنہ! تم میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں آپ ﷺ کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں۔"

چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے گھر تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے قدم مبارک زمین پر پڑے تھے اسی قدر غلام آزاد فرمائے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا آج میرے دینی بھائی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی شاندار دعوت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام بھی آزاد کیا میری خواہش ہے کہ کاش ہم بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح کی دعوت کر سکتے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت کا قصہ سنا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ بھی جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیں اور اللہ عزوجل نے چاہا تو جو ہم سے ان کی شایانِ شان ہو سکا ہم بھی ان کی خاطر کریں گے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تحریک پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت دعوت دی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی بیٹی کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا خلوت میں گئیں اور سربسجود ہو کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔

"اے اللہ! تیری اس بندی نے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی ہے اور تیری اس بندی کو تجھ پر بھروسہ ہے کہ تو اس کی لاج رکھے گا اور اس دعوت کے لئے

کھانے کا انتظام غیبی طور پر کرے گا۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دعا کے بعد اٹھیں اور ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا قبول فرمائی اور تمام ہانڈیاں لذیذ کھانوں سے بھر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کھانا نکالتی جاتی تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں پیش کرتی جاتی تھیں حتیٰ کہ سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور ایسا لذیذ کھانا انہوں نے پہلے کبھی نہ کھایا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیرانگی کو بھانپ لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا۔

"کیا تم جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہتر جانتے ہیں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا؟"

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل نے یہ کھانا ہمارے لئے جنت سے بھیجا ہے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھانا کھلانے کے بعد ایک مرتبہ پھر خلوت میں چلی گئیں اور بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہو کر عرض کیا۔

"اے اللہ! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے حبیب ﷺ کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کیا مگر تیری یہ بندی اس کی توفیق نہیں رکھتی۔ اے اللہ! جیسے تو نے جنت سے کھانا بھیج کر میری عزت رکھی اب اپنے حبیب ﷺ نے جتنے قدم میرے

گھر تشریف لاتے ہوئے اٹھائے تو ان کے بدلہ ان کی امت

کے اتنے ہی گنہگاروں کو دوزخ سے رہائی عطا فرما دے۔‘‘

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب دعا مانگ کر فارغ ہوئیں تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرما لیا اور اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قدم کے بدلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک ہزار گنہگاروں کو دوزخ سے خلاصی عطا فرما دی۔

قصہ نمبر ۶۷

کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے ں حاضر تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا اور آپ ﷺ نے سے تناول فرمایا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ فوراً نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا میں نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وضو نہیں کریں گے؟"

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمائی ہے اور میں نے آپ ﷺ سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹی! تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں اور کیا تمہارا کھانا آگ کے چھونے کی وجہ سے زیادہ پاک نہیں ہو گیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ٦٨

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ابتداء میں قربانی کرنے والوں کو قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اس اجازت سے لاعلم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ایک سفر پر تھے اور جب سفر سے واپس لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے گوشت دیکھا تو فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسے کھانے سے منع کیا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی تسلی نہ ہوئی اور وہ اسی وقت اٹھ کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور دریافت کیا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا اب تم یہ گوشت کھا سکتے ہو۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۶۹

ہمسائی کی مدد کرنا

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ چکی پیس رہی تھیں آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں پڑوسی عورت کی دردناک آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس کی آواز سنتے ہی بے چین ہوگئیں اور اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کو لے کر اس کے گھر چلی گئیں۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے اور اس کی حالت نہایت خراب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے گھر والوں کو تسلی دی اور اس عورت کی اچھے طریقہ سے خدمت کی جس سے اس کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگیا اور اس عورت کی جان بھی بچ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا جب گھر لوٹیں تو آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر ایسی سرشاری طاری تھی جیسے سارے جہان کی نعمتیں مل گئی ہوں۔

قصہ نمبر ۷۰

مسکراہٹ کا نور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت جنت کے باغات میں ہوں گے کہ اتنے میں ایک نور بلند ہوگا۔ گمان یہی ہوگا کہ سورج طلوع ہوا ہے۔ پھر اہل بیت ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے جنت میں سورج نہیں ہے تو پھر اللہ عزوجل انہیں فرمائے گا یہ نور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مسکراہٹ کا نور ہے جس سے جنت کے باغات چمک اٹھے ہیں۔

قصہ نمبر ۷۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا

بخاری کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ابو جہل کے بھائی نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو غوراء بنت ابو جہل سے نکاح کی ترغیب دی اور آپ رضی اللہ عنہ بھی غوراء سے نکاح کے لئے راضی ہو گئے۔ غوراء بنت ابو جہل کے سرپرست، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت لینے کے لئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔

”امابعد! بنی ہشام بن مغیرہ، علی (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے اجازت مانگتے ہیں مگر میں ہرگز انہیں اس کی اجازت نہ دوں گا البتہ علی (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔“

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۲

کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

نزہۃ المجالس میں منقول ہے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم نے بچپن میں تختیاں لکھیں اور پھر دونوں بھائیوں میں اس بات پر تکرار ہوئی کہ کس کا خط شاندار ہے؟ دونوں بھائی اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا فیصلہ تو تمہاری والدہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کریں گی کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ دونوں شہزادے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا امی جان! آپ رضی اللہ عنہا بتائیں ہم دونوں میں سے کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ تختیاں اپنے نانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاؤ اور وہ فیصلہ کریں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

پھر دونوں شہزادے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تختیاں دکھائیں اور دریافت کیا کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کا فیصلہ جبرائیل علیہ السلام پر چھوڑتا ہوں اور وہ بتائیں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بتاؤ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا فیصلہ تو اللہ عزوجل خود کرے گا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے یا پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے؟ اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ جنت سے ایک سیب لائیں اور سیب کو ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دیں پھر وہ سیب جس کی تختی پر جائے گا اس کا خط زیادہ عمدہ ہوگا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت میں گئے اور ایک سیب لے کر آئے اور پھر انہوں نے وہ سیب حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیوں پر ڈال دیا۔ اللہ عزوجل کی قدرت وہ سیب دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا ایک حصہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر اور دوسرا حصہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر آ گیا۔ اللہ عزوجل کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

○......○......○

قصہ نمبر ۷۳

صبر و شکر کا بدلہ آخرت میں ملے گا

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ عذابِ جہنم کے متعلق چند آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم ﷺ اس قدر روئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر رونا شروع ہو گئے اور وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ جب انہیں آپ ﷺ کے رونے کی وجہ سمجھ نہ آ سکی تو انہوں نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا جائے اور آپ ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ چاہے جتنے بھی غمزدہ ہوں مگر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھتا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضور نبی کریم ﷺ کے یوں رونے کی خبر ملی تو وہ بھی پریشان ہو گئیں اور فوراً ہی اپنے پیوند لگے کمبل کو اوڑھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو قرار آ گیا اور آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینہ سے لگا لیا اور آنے کی وجہ دریافت کی؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

"میں یہاں آنے سے قبل چکی پیس رہی تھی اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔ آج پانچ برس میری شادی کو ہو گئے اور علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے بکری کی ایک کھال کے سوا بچھانے کے لئے

کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

تمہارے صبر و شکر کا بدلہ اللہ عزوجل کے آخرت کے خزانہ میں امانت ہے۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عذابِ جہنم کے متعلق نازل ہونے والی آیات کی تلاوت کی جنہیں سن کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بے قرار ہو گئیں۔

قصہ نمبر ۷۴

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خون آلود قمیص

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز عرش سے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔

"اے اہل حشر! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خونِ حسین رضی اللہ عنہ سے رنگین قمیص کو اپنے ہمراہ لئے گزر جائیں۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی۔

"اے اللہ! تو جبار ہے اور تو عادل ہے، تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم فرما۔"

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا اور اس کے بعد میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرے گی اے اللہ! جو لوگ میرے حسین رضی اللہ عنہ پر روئے مجھے ان کا شفیع مقرر فرما اور اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شفیع بنائے گا۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۷۵

بروزِ حشر نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا برقرار رہے گا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی بات کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) ابھی کم سن ہے اور میں نے اپنی بیٹیوں کو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے لئے روک رکھا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! روئے زمین پر ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے کرامت و بزرگی کا مجھ سے بڑھ کر کوئی منتظر نہ ہوگا اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حق مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا اور نکاح کے وقت فرمایا میں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح اس لئے کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بروزِ حشر تمام نسب اور تعلق ختم ہو جائیں گے مگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب اور تعلق قائم رہے گا چنانچہ میں نے اہل بیت سے اپنا رشتہ استوار کرنے کے لئے ان سے نکاح کیا اور اگرچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر تھا مگر میرا یہ تعلق اس تعلق سے زیادہ پائیدار ہے۔

قصہ نمبر ۷۶

پردہ کے پیچھے سے بچہ پکڑا دیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے خادم خاص تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کے گھر کے ایک فرد کی مانند تھے وہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پردہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ان کے کسی بچہ کو مانگا تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھایا اور مجھے بچہ پکڑا دیا۔

قصہ نمبر ۷۷

اللہ عزوجل کے معاملہ میں کچھ کام نہ آؤں گا

بخاری کی روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قریش! تم اپنے نفوس کو دوزخ سے بچاؤ میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبدمناف! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا تم خود کو دوزخ سے بچاؤ۔“

○...○...○

قصہ نمبر ۷۸

پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے

مدارج النبوۃ میں منقول ہے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مسلمانوں بالخصوص مسلمان عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعا کرتے دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی۔ میں نے عرض کیا ماں! کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگی؟

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''پیارے بیٹے! پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۹

میت کے لواحقین سے ہمدردی کا قصہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک میت کو دفنانے کے بعد فارغ ہوئے اور آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور ہم بھی لوٹ آئے جب آپ ﷺ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو رک گئے اور ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا تھا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کے گھر گئے اور پوچھا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں کس نے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ کیا؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اس میت کے لواحقین سے ہمدردی کرنے گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا شاید تم ان کے ساتھ قبرستان پہنچ گئی تھیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں اور میں نے عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو فرمایا اگر تم ایسا کرتیں تو میں تمہیں اس بات پر جھڑکتا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۸۰

فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی حد لاگو ہوتی

فتح مکہ کے موقع پر بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے دیگر لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بطورِ سفارش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جب اس عورت کی سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا تم اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی۔ شام ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ایک مجمع سے خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا۔

"پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس کی جگہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"

○......○......○

قصہ نمبر ۸۱

میری بیٹی کے بیٹے ہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک رات میں کسی حاجت کی خاطر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر کمبل اوڑھ رکھا تھا اور کوئی چیز اس میں حرکت کر رہی تھی، میں حیران ہوا مگر جان نہ سکا اس وقت کمبل میں کیا ہے؟ پھر جب میں اپنی ضرورت بیان کر چکا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے کمبل میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا کمبل کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اٹھا رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میری بیٹی کے بیٹے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

"اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما۔"

قصہ نمبر ۸۲

سادگی پسند تھی

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی نہایت سادگی پسند تھیں۔ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کسی عزیز کی شادی میں جاتے وقت آپ رضی اللہ عنہا کو عمدہ کپڑے اور زیورات پہننے کے لئے دیئے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان زیورات اور کپڑوں کو پہننے سے انکار کر دیا اور سادہ حالت میں ہی شادی میں جانے کو ترجیح دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کی اس حالت کو سراہا۔

قصہ نمبر ۸۳

کلام کی سچائی

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنی گفتگو میں حضور نبی کریم ﷺ کی طرح سچائی کا عنصر نمایاں رکھتی تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ کلام میں سچا کوئی نہیں دیکھا سوائے ان کو پیدا کرنے والے یعنی حضور نبی کریم ﷺ اور ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے۔

قصہ نمبر ۸۴

حضور نبی کریم ﷺ کا دعا فرمانا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے لئے بھی دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ تو اپنے گھر کے دروازے پر چبوترہ نہیں بنائے گا اور کبھی کسی امیر سے مانگنے نہیں جائے گا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۵

میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھے آن ملو گی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا۔ جب حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا جس پر وہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ مسکرا پڑیں۔ میں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ ٹال گئیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ پھر اصرار کر کے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے اپنے وصال کی خبر دی جس کو سن کر میں رو دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھ سے آن ملو گی جس کو سن کر میں مسکرا دی۔

○...○...○

قصہ نمبر ۸۶

مشکل کا عوض

حضرت علاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ دیکھو میرے وصال پر تم رونا مت اور جب میں وصال فرما جاؤں تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا اس لئے کہ ہر انسان کے لئے مشکل کے وقت اس آیت کو پڑھ لینے سے اس مشکل کا عوض ملتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ سے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مجھ سے بھی۔

O...O...O

قصہ نمبر ۸۷

اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے

ملک الموت نے حضور نبی کریم ﷺ کی روح قبض کرنا شروع کی اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیسا سختی کا وقت ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بے چین ہو کر کہا ہائے میرے بابا جان کی تکلیف۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ کی روحِ مبارک جسم سے جدا ہوگئی۔ آپ ﷺ کی وصیت کے مطابق حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی معیت میں قبر پرنور میں اتارا گیا۔ آپ ﷺ کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

''اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"آپ رضی اللہ عنہ کے دل نے کیسے گوارا کرلیا کہ آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اور کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ میں معمولی سا بھی رحم نہ آیا اور کیا وہ بھلائی کی بات کہنے والے نہ تھے؟"

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

"اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ عزوجل کا حکم ٹالا نہیں جاسکتا۔"

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا۔

"اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے۔"

O......O......O

قصہ نمبر ۸۸

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال پر قلبی کیفیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کا مرض شدید ہوگیا تو آپ ﷺ کی کیفیت دیکھ کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آج کے بعد میرے والد بزرگوار پر کوئی تکلیف نہ آئے گی۔ پھر اس دن حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا۔ جب ہم حضور نبی کریم ﷺ کو سپردِ خاک کر چکے تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! کیا تمہارے نفوس نے اس بات کو پسند کر لیا کہ تم نے سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم ﷺ پر مٹی ڈالی؟"

O......O......O

قصہ نمبر ۸۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کا وصال

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی غضبا جو آخری وقت تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر استعمال رہی روایات کے مطابق وہ اونٹنی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسے پیار کرنا شروع کیا تو وہ رونا شروع ہوگئی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر اپنا کمبل ڈال دیا۔ تین روز بعد جب اس کمبل کو اٹھا کر دیکھا گیا تو اس میں اونٹنی کا کوئی نام ونشان باقی نہ تھا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۹۰

غم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اشعار کہنا

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئیں اور چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم حسب ذیل ہے۔

''جب شوقِ ملاقات شدت کی صورت اختیار کر جاتا ہے تو روتے ہوئے آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کو آ جاتی ہوں اور اس بات کا گلہ کرتی ہوں کہ آپ ﷺ جواب نہیں دیتے۔ آپ ﷺ قبر پرنور میں آرام فرما رہے ہیں اور میری گریہ و زاری کو دیکھ رہے ہیں اور ان تمام مصائب میں آپ ﷺ کی یاد ہی میرے دل کا سکون ہے۔ آپ ﷺ بظاہر تو میری نظروں سے پوشیدہ ہیں مگر میرے دل میں آپ ﷺ کی یاد اب بھی زندہ ہے۔ میری جان رنج و غم میں گھری ہوئی ہے کاش یہ جان اسی غم سے نکل جائے۔ آپ ﷺ کے بعد میرے جینے کی کوئی بہتری نہیں ہے اور میں اس خوف سے روتی ہوں کہ کہیں میری زندگی لمبی نہ ہو جائے۔''

قصہ نمبر ۹۱

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دلاسہ دینا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے شب و روز گریہ میں بسر ہونے لگے اور انہوں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا یہاں تک کہ بینائی بھی کمزور پڑ گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جسمانی قوت نے بھی جواب دینا شروع کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک روز رات کے اندھیرے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان کی حالت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"میں حضور نبی کریم ﷺ کے جدائی کے غم میں مبتلا ہوں اور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ شاید کچھ کھانے کو مل جائے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"اے بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے گھر میں اس وقت کچھ بھی کھانے کو نہیں ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے قدرے توقف کے بعد فرمایا۔

''میں تمہیں اپنی چادر اوڑھاتی ہوں اس کی برکت سے تمہیں بھوک اور پیاس کا احساس بھی نہ ہوگا۔''

پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی چادر اوڑھا دی اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھوک کا شائبہ بھی نہ رہا اور وہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۲

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد کبھی نہ مسکرائیں

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد کبھی بھی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مسکراتے نہیں دیکھا سوائے اس وقت جب آپ رضی اللہ عنہا مرض الموت میں مبتلا ہوئیں اور بیماری کی شدت بہت زیادہ بڑھ گئی۔

○......○......○

قصہ نمبر ۹۳

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا۔

''مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر کہو تو انہیں اندر بلا لوں۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا اور فرمایا۔

''اللہ کی قسم! میں نے اپنے گھر، اپنے مال اور اپنے خاندان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جو کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد اپنی ناراضگی ختم کر دی۔

○.....○.....○

قصہ نمبر ۹۴

جنازہ کی بھی بے پردگی گوارا نہ تھی

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اچھی دوستوں میں شمار ہوتی ہیں اور ان کا بیشتر وقت آپ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گزرا ہے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے حبشہ میں عورتوں کے جنازے کا منظر بیان کیا جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرا جنازہ بھی اسی طرح اٹھایا جائے اور کوئی نامحرم مجھے نہ دیکھے۔

اس ضمن میں حضرت ام جعفر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ایک روز حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا جس طرح آج کل عورتوں کا جنازہ لے کر جایا جاتا ہے ان کے اوپر ایک چادر ڈال دیتے ہیں جس سے پردہ نہیں ہوتا اور عورتوں کی جسامت بھی دکھائی دیتی ہے۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''میں نے حبشہ کے لوگوں میں دیکھا ہے کہ جب عورتوں کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو اس پر تازہ کھجوروں کی شاخیں منگوا کر چارپائی پر کمان کی مانند باندھ کر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے جنازہ کی پہچان ہو جاتی ہے کہ یہ عورت کا جنازہ ہے اور پردہ بھی

برقرار رہتا ہے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"جب میرا وصال ہو جائے تو میرا جنازہ بھی اسی طرح اٹھانا اور تمہارے اور میرے شوہر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوا مجھے کوئی غسل نہ دے۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۹۵

اپنی موت کی پیشگی خبر دینا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے روز جب گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بیماری اور کمزوری کے باوجود آٹا گوندھا اور اپنے ہاتھ سے روٹیاں پکائیں۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور بچوں کے کپڑے دھوئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہیں کبھی دو کام اکٹھے نہیں کرتے دیکھا آج تم کام اکٹھے کر رہی ہو۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''میں نے رات خواب میں اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منتظر تھے میں نے عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں نکل رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں بھی تمہارا انتظار کر رہا ہوں پس اس خواب کے بعد میں نے جان لیا کہ میرا اس دنیا میں یہ آخری دن ہے اور میں اب اس دنیا سے پردہ فرمانے والی ہوں۔ میں نے یہ روٹیاں اس لئے پکائی ہیں کہ کل جب آپ رضی اللہ عنہ میرے غم

میں مبتلا ہوں تو میرے بچے بھوکے نہ رہیں اور کپڑے اس لئے
دھو دیئے ہیں کہ میرے بعد جانے کون کپڑے دھوئے؟“

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی باتیں سنیں تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی صاحبزادی کی جدائی آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بڑا صدمہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھی تو فرمایا۔

”آپ (رضی اللہ عنہ) غم نہ کریں اور جیسے آپ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے صبر کیا
اب بھی صبر کیجئے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

قصہ نمبر ۹۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تین وصیتیں کیں۔

۱۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیں گے۔

۲۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرا جنازہ پر کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے لہٰذا میرے جنازہ ایک ڈولی کی مانند کھجور کی شاخیں اس کے گرد باندھ کر کے اس پر پردہ ڈال دیا جائے۔

۳۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میری تدفین رات کے وقت عمل میں لائی جائے۔

○......○......○

قصہ نمبر ۹۷

بچوں کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیج دیا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال سے قبل حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا۔

''میرے بچوں کو کھانا کھلا دیں۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جب انہیں کھانے کے لئے جمع کیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس دوران حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بچوں کو ان کے نانا کے روضہ مبارک پر بھیج دیا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ بچے پھر آ گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے۔

''ہمیں اپنی والدہ کا آخری دیدار کرنے دیجئے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اشارہ سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ انہیں آنے دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول دیا اور بچے بھاگ کر ماں کے سینہ سے لگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں پیار کیا اور انہیں دعائیں دیتے ہوئے ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر بھیج دیا۔

o...o...o

قصہ نمبر ۹۸

بہشتی کافور

اس در کے خادموں کی فضیلت تو دیکھیے
حور و ملک سبھی ہیں غلامانِ فاطمہ
قول و عمل میں فعل میں ہیں باپ کی طرح
میرے لیے حدیث ہے فرمانِ فاطمہ

بچوں کے جانے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں ان سے کہا۔

"والدہ! میرے غسل کے لئے پانی کا انتظام کر لیں تا کہ میں غسل کر سکوں۔"

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا انتظام کیا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں۔ قبلہ رو لیٹنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام جسد اطہر کو حنوط کرنے کے لئے کافور بہشتی لائے تھے جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصے کیے۔ ان میں سے دو حصے مجھے

عنایت ہوئے اور میرے اور ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) کے لئے تھے۔ تم
اس میں سے ایک حصہ لے آؤ اور دوسرا حصہ ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)
کے لئے سنبھال کر رکھ دو۔"

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے جانے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگاروں کے لئے دعا فرمائی اور اپنے بچوں کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان جانِ آفرین کے

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۹

بوقت وصال دعا مانگنا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا میں ان کے حجرہ سے باہر چلی جاؤں چنانچہ میں باہر چلی گئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ خداوندی میں مناجات شروع کر دیں۔ میں نے حجرہ کے دروازہ پر کان لگائے تو آپ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ! میرے والد بزرگوار رسول اللہ ﷺ کے صدقے سے اور اس شوق کے صدقے سے جو وہ میری ملاقات کا رکھتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے دردِ دل کے صدقے سے جو میری جدائی کے غم میں مبتلا ہیں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے اس غم کے صدقے سے جو انہیں میری جدائی کی صورت میں انہیں ملنے والا ہے اور میری چھوٹی چھوٹی بچیوں کے صدقہ سے جو میرے غم کو برداشت نہ کر پائیں گی تو میرے بابا جان کی گنہگار امت کو بخش دے اور ان کے حال پر رحم فرما اور ان سے عفو و درگزر کا معاملہ فرما۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا سنی تو بے اختیار میری چیخ نکل گئی۔

قصہ نمبر ۱۰۰

وصال حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گئی۔ پھر دورانِ مرض میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کی حالت قدرے بہتر ہے اور اس وقت حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا۔

''اماں! میرے غسل کے لئے پانی لائیں۔''

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں پانی لائی تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے بہترین غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا۔

''اماں! میرے لئے نیا لباس لائیں۔''

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے انہیں نیا لباس دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ لباس زیب تن کیا اور پھر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا۔

''اماں! میرا وصال ہونے والا ہے اور میں پاک ہو چکی ہوں لہٰذا مجھے کوئی عریاں نہ کرے۔''

ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پس اسی حالت میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور انہیں آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر دی گئی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

O.....O.....O

کتابیات

۱۔ صحیح بخاری از امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ صحیح مسلم از امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ مسند احمد از امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ نزہۃ الخاطر از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ شہادت نواسہ سید الابرار از حضرت مولانا محمد عبدالسلام قادری رضوی

۶۔ مستدرک الحاکم از امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ طبقات ابن سعد از محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ رسولِ عربی از علامہ نور بخش

۱۲۔ تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا از محمد حسیب القادری

○......○......○